دل کی بات

خلیج کے بُحران میں عالمی اسلام دشمن استعماری طاقتوں کا بھیانک کردار عالم اسلام کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ امریکہ کے سابق صدر نکسن نے لکھا تھا کہ "ہمیں اپنے اصل دشمن عالم اسلام کے خلاف متحد ہو جانا چاہیئے۔ وہ تیسری قوت کی صورت میں مستقبل میں ہمارے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے" موجودہ صدر بُش نے کہا کہ "ہم بنیاد پرستوں (مسلمانوں) کو کہیں بھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے"

کویت پر عراق کے قبضہ کو عالم اسلام اور دنیا کے اکثر ممالک نے غیر مستحسن قرار دیا ہے۔ لیکن سعودی عرب میں امریکی فوجوں کی موجودگی کو بھی مستحسن عمل قرار نہیں دیا جا سکتا یہ بات ہمارے عقیدہ میں شامل ہے کہ امریکہ و روس کسی بھی صورت میں مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ موجودہ صورت حال کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ ایک طے شدہ منصوبہ ہے جس کے تحت پورے عالم اسلام کو انتشار سے دوچار کیا گیا ہے۔ سعودی عرب اور کویت دونوں نے جہاد افغانستان میں مال اور جان کو جس طرح نثار کیا ہے وہ بے مثال ہے۔ پھر سعودی عرب پوری دنیا میں اسلامی تحریکوں کی زبردست مالی واخلاقی امداد کرنے میں سر فہرست ہے خصوصاً یورپ میں اسلامی تحریکوں کو پروان چڑھانے میں اس نے کلیدی کردار ادا کیا ہے، افغانستان میں مجاہدین کی استقامت و پامردی نے روس کے دانت کھٹے کئے تو وہ ذلت آمیز شکست کے بعد اپنی فوجوں کو وہاں سے نکالنے پر مجبور ہوا، مجاہدین نے جہاں روس کو ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں اتار پھینکا وہاں امریکی مفادات کو بھی زک پہنچائی اور اُس کے نظام ریاست، تہذیب اور ثقافت کو قبول کرنے سے برملا انکار کیا جس پر امریکہ نے انہیں (گالی کے طور پر) بنیاد پرست قرار دیکر دست تعاون کھینچ لیا۔ مگر افغان جہاد ہنوز جاری ہے۔ اُنہیں بنیاد پرست (اصولی پرست) ہونے پر فخر و ناز ہے اور وہ اسلام کے بنیادی اصول و عقائد پر کوئی سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں۔ یوں امریکہ و روس افغانستان میں "جمہوریت" کے قیام پر متفق ہوئے اور دونوں کی قدر مشترک اسلام دشمنی ہے انہوں نے یورپ کو جنگ کے خطرات سے نکال کر مسلم دنیا کو جنگ کی ہولناکیوں میں دھکیلنے کی ٹھانی ہے۔ اور بڑی سُرعت کے ساتھ یورپ میں جنگی تنازعات کو ختم کیا دیوار برلن توڑنی اور تخفیف اسلحہ کے معاہدے کر کے اپنی سوچ اور فکر کے میزائلوں کا رُخ عالم اسلام کی طرف موڑ دیا۔ اگر عراق نے کویت ہڑپ کیا ہے تو اس کے پس منظر میں مسلمانوں کے خلاف روسی انتقام کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور امریکہ نے ایک لاکھ فوج سعودی اور خلیجی صحراؤں میں اتاری ہے تو اس کے پیچھے بھی مسلم ممالک کو اقتصادی و سیاسی طور پر تباہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ جبکہ قبلۂ اول پہلے ہی اُنہی کے قبضہ میں ہے۔

سرخ و سفید سامراج کی سازش کے نتیجہ میں دنیا کی اسلامی تحریکیں عربوں کے تعاون سے محروم ہو جائیں گی اور ان کے سرمایہ سے استعمار ہی مستفید ہوں گے۔ کبھی اسلامی فوجوں سے قیصر و کسریٰ کے ایوان لرزتے تھے، غبار آلود چہروں والے حُدی خواں اور بوریہ نشین وسائل کی بجائے اللہ پر یقین کامل کے سہارے اُٹھے اور یہود و نصاریٰ کی سلطنتوں کو تاراج کر ڈالا۔ مگر آہ! آج مسلمانوں نے انہیں اپنا محافظ سمجھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کبھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے بلکہ کھلے دشمن ہیں"

صدام حسین اسرائیل کو مٹانا چاہتے ہیں تو مسلمان بھائیوں پر فوج کشی بلا جواز ہے۔ سعودی عرب کو کعبۃ اللہ کا تحفظ مطلوب ہے تو امریکی فوجوں سے تحفظ کی بھیک بھی ظلم ہے۔ امریکہ، روس دونوں کی حریص نگاہیں تیل کے ذخائر پر ہیں ہمارے دفاع پر نہیں۔ امریکی و روسی یہودی اور اسرائیلی امت مسلمہ کے مشترکہ دشمن ہیں اور اسرائیل ان دونوں کی ضرورت ہے جسے عالم اسلام کے اتحاد سے ہی ختم کیا جا سکتا۔

یومِ دفاعِ وطن:

6 ستمبر 1965ء کو پاک فوج نے دشمن کے دانت کھٹے کئے تھے۔ مگر پانچ برس بعد اس نے ہمارا مشرقی بازو کاٹ کر بدلہ چکایا۔ سقوطِ مشرقی پاکستان، شخصی مفاد و اقتدار کی سیاست اور ملک کے اساسی نظریہ سے انحراف کی سزا تھی۔ ملک اقتصادی و سیاسی بحران کے جس دَہانے پر کھڑا ہے کسی بھی محبِّ وطن کیلئے اس سے صرفِ نظر ممکن نہیں۔ ملک میں رواں تعصبات، عریانی و فحاشی اور امریکی و روسی تہذیب و ثقافت کی یلغار اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ یومِ دفاعِ وطن ان غلاظتوں کو ختم کر کے مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی بحالی کی دعوت دیتا ہے!

7 ستمبر یومِ ختمِ نبوت:

1974ء میں اس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ دراصل یہ اس جدوجہد کا منطقی نتیجہ تھا جو مجلس احرار اسلام نے امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاری کی قیادت میں 1934ء میں قادیان سے شروع کی تھی۔ 1953ء تحریک تحفظ ختمِ نبوت کا دوسرا دور ہے، جب مسلم لیگی حکمرانوں کے حکم پر دس ہزار فدائین ختمِ نبوت پاکستان کے جنرل ڈائر "اعظم خان" کے ظلم و بربریت کا نشانہ بنے، وہ گولیوں کی بوچھاڑ میں سینہ تان کے کہتے تھے، گولی آئے سینے پر۔ پھر پاک سرزمین اُن کے خون سے سرخ ہو گئی۔ مجلس احرار اسلام واحد جماعت ہے جس نے اپنے سیاسی مستقبل کو عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کیلئے قربان کر دیا۔ مرزائیوں کا عوامی سطح پر محاسبہ کیا۔ الحمدُللہ آج دُنیا کے ہر اس ملک میں جہاں مرزائی ہیں، مسلمان بھرپور تعاقب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شہداء ختمِ نبوت کے جذبوں کا امین بنائے۔ (آمین)

انتخابات:

ابھی تک جتوئی حکومت 24 اکتوبر کو انتخابات کے انعقاد پر قائم ہے پی پی اور آئی جے آئی کے جلسے بھی انتخابی مہم کا حصہ ہیں اور ان میں شرافت کی جو زبان استعمال ہو رہی ہے وہ سیاست دانوں کے قومی کردار کی موت ہے۔ جماعتوں کے باہمی انتشار اور شخصی اقتدار کی جنگ --- ان حالات میں دینی سیاسی جماعتوں کا اتحاد اور تیسری مضبوط طاقت کا ظہور قوم کی آرزو ہے۔ بار بار کے سیاسی تجربہ کے بعد ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ "اسلام" حکمرانوں اور سیاست دانوں کا مقصد نہیں، مجبوری ہے یہ اقتدار سے محروم ہوں تو دینی قوتوں کا وزن اپنے پلڑے میں ڈالنے کے لئے اسلام کا نام جپتے ہیں۔ برسرِ اقتدار ہوں تو پاکستان اور اسلام مختلف نظر آتے ہیں دینی رہنما پھر معتوب --- اور بدکردار مقتدر -- ان کا مقصد و مطلوب صرف اور صرف حصولِ اقتدار ہے دین ہرگز نہیں اگر حکومت کی تبدیلی لوگوں کے لئے خوشخبری تھی تو جتوئی اور کھر جیسے لوگوں کو مسلط کر کے عوام کی خوشیوں پر پانی پھیر دیا گیا ہے۔ دین پسند سیاسی جماعتوں کو اللہ نے پھر موقع دیا ہے کہ ان کے رہنما مل بیٹھیں ادغام کی بجائے ایک دوسرے کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے متحد ہو جائیں۔ انتخابات ہوں یا نہ ہوں دینی قوتوں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ شخصی انا کو وسیع تر ملکی و دینی مفاد پر قربان کر دیں ورنہ یاد رکھیں بیالیس برس سے اس ملک میں دینِ اسلام کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے اس کی پاداش میں آپ بھی مجرموں کے کٹہرے میں ہوں گے یقیناً اللہ کی عدالت میں بھی بازپرس ہو گی۔

ووٹ:۔ مجلس احرار اسلام اور دیگر دینی سیاسی جماعتوں کے کارکن اپنا ووٹ کسی شیعہ، شیعہ نواز۔ مرزائی اور مرزائی نواز کے حق میں استعمال نہ کریں۔ جہاں کوئی شریف مسلمان اُمیدوار ہو تو اس کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔ ایسا ممکن نہ ہو تو ووٹ مت ضائع کریں اور اپنا حق محفوظ رکھیں۔!